REGD No. L. 5256

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۸/۱۳ ۶ اخاء ۱۳۳۸ ہش ۶ اکتوبر ۱۹۵۹ء نمبر ۲۲۵

# جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ بمقام ربوہ ضلع جھنگ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہوں ؛

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

## کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

### کل دن بھر طبیعت گزشتہ چند دنوں کی نسبت کچھ بہتر رہی۔ اس وقت ضعف کی شکایت ہے

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ

ربوہ ۵ اکتوبر۔ بوقت سوا نو بجے صبح

پرسوں دن بھر حضور کو ضعف کی شکایت رہی۔ اور ٹانگ میں نقرس کی تکلیف کے باعث بے چینی رہی۔ پرسوں رات نیند اچھی آگئی کل دن بھر حضور کی طبیعت گزشتہ چند دنوں کی نسبتاً کچھ بہتر رہی مگر ہلکی اعصابی بے چینی رہی۔ رات نیند بے چین آئی۔ اس وقت ضعف کی شکایت ہے ؛

احباب جماعت نہایت درد و الحاح کے ساتھ حضور کی کامل شفایابی کے لئے ہر وقت دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد، بوقت سوا نو بجے صبح ۵ اکتوبر

## حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کیلئے درخواست دعا

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

کل رات آٹھ بجے کے قریب ہماری بڑی پھوپھی جان حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عیادت کر کے واپس تشریف لے جا رہی تھیں کہ ٹھوکر کھا کر گر پڑیں اور کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی جس کے باعث بہت تکلیف ہے۔ احباب جماعت خصوصاً صحابہ کرامؓ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ پھوپھی جان کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے درد دل سے دعا فرماتے رہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع صفات الٰہیہ کے مظہر اتم اور جامع کمالات متفرقہ ہیں

## آپ کے بلند مقام کی کیفیت کو پہنچنا بھی کسی دوسرے کا کام نہیں چہ جائیکہ وہ کسی اور کو حاصل ہو سکے

### ربوہ کے عظیم الشان جلسہ سیرت النبیؐ میں علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۵ اکتوبر۔ کل مورخہ ۴ اکتوبر کو ربوہ میں یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم پورے اہتمام سے منایا گیا۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے جملہ دفاتر نیز تمام تعلیمی اداروں میں تعطیل رہی۔ اور اہل ربوہ مرد عورتیں اور بچے سب سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم الشان جلسے میں شریک ہوئے جو نظارت اصلاح و ارشاد کی زیر ہدایت لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے انتظام کے تحت مسجد مبارک میں صبح ۸ بجے سے سوا گیارہ بجے تک محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جلسہ میں علمائے سلسلہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پر معارف تحریرات کی روشنی میں اس امر کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا۔ کہ فخر موجودات۔ سرور کائنات خاتم النبیین حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جمیع صفات الٰہیہ کے مظہر اتم ہیں اور آپ کا وجود پاک جامع کمالات متفرقہ ہے۔ آپ قرب الٰہی کے جس بلند ترین مقام پر فائز ہیں۔ اس کی اصل کیفیت کو پہنچنا بھی کسی کا کام نہیں۔ چہ جائیکہ وہ کسی اور کو حاصل ہو سکے۔ فاضل مقررین نے آنحضورؐ

# ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم پروفیسر مرزا خورشید احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ کو مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۵۹ء بروز جمعۃ المبارک پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پڑپوتا محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ کا پوتا اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ کا نواسہ ہے۔

ادارہ الفضل اس ولادت باسعادت کی تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے۔ کہ مولا کریم اپنے فضل سے نومولود کو پوری صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا فرماتے ہوئے اعلیٰ دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے آمین

---

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان آپ کے ارفع مقام، دنیا پر آپ کے دائمی احسانات دشمنوں کے ساتھ بے نظیر حسن سلوک۔ غلامی کے استیصال کے سلسلہ میں آپ کی بے مثل تعلیم اور انتہائی پر حکمت طریق عمل نیز انسانی زندگی کو حقیقی طور پر فوز و فلاح سے ہمکنار کرنے کے لئے آپ کی سکھائی ہوئی جامع دعاؤں اور آپ کے ذریعہ دنیا میں امن کی مستقل اور پائیدار بنیاد کی استواری پر روشنی ڈال کر سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

(باقی دیکھیں صہ ۸ پر)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۷ ر اکتوبر ۱۹۵۹ء

# اسلام

حال ہی میں ہم نے الفضل کے ایک اداریہ میں لکھا تھا:-

یہی وجہ ہے کہ احمدی تمام مسلمانوں کے لئے جس میں ہر فرقہ کا مسلمان شامل ہے۔ ہمیشہ مسلمان کا لفظ ہی استعمال کرتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہر انسان جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہے۔ خواہ وہ عملاً اسلام کی کسی بات پر عامل نہ ہو۔ اصطلاحاً مسلمان اور امت محمدیہ کا ایک فرد ہے البتہ ایسا انسان اسلام پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے خارج از اسلام

- - - - - - - - - -

ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں وہ کفر دون کفر کا ارتکاب کرتا ہے۔ خارج از امت اور خارج از اسلام کے فرق کو سمجھ لیا جائے تو بات ختم ہو جاتی ہے۔

ایک معاصر کو ان الفاظ سے غلط فہمی پیدا ہوئی ہے۔ چنانچہ اس نے اس ضمن میں ایک اداریہ سپرد قلم کیا ہے۔ یہ غلط فہمی اس وجہ سے ہوئی ہے کہ معاصر کو شاید علم نہیں کہ قرآن کریم میں لفظ "اسلام" کا استعمال دو معنی میں آیا ہے۔ ایک اسلام وہ ہے جو ایمان سے کم درجہ کا ہے اور دوسرا وہ ہے۔ جو ایمان سے بھی بلند درجہ رکھتا ہے۔ ذیل میں ہم اسلامی نظریہ سے جو افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میں سے ہے اور جو صدر انجمن احمدیہ کا فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں پیش کردہ دستاویز کا ابتدائی حصہ ہے۔ ایک طویل اقتباس درج کرتے ہیں۔ جس سے اس مسئلہ کی حقیقت واضح ہو جائے گی۔ فھو ھذا

"احمدیوں کے نزدیک اسلام اور کفر دونوں نسبتی الفاظ ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم نے اسلام کا لفظ بھی مختلف معنوں میں استعمال کیا اور کفر کا لفظ بھی مختلف معنوں میں استعمال کیا ہے اسی طرح حدیث میں بھی ایمان اور کفر کے الفاظ مختلف معنوں میں استعمال ہوئے ہیں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اسلام کی ایک یہ تعریف فرماتا ہے کہ:-

قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم (حجرات ۲/۱۴)

"اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں تو ان سے کہدے کہ تم ایمان نہیں لائے ہاں تم یہ کہو کہ ہم اسلام لے آئے ہیں ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا"

اس آیت سے ظاہر ہے کہ ایمان کا درجہ اسلام کے اوپر ہوتا ہے۔ اور خواہ انسان کی روحانیت اعلےٰ ہو یا نہ ہو وہ کلمہ طیبہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا ہے اور یہی اسلام کی جامع مانع تعریف ہے۔ اور اس درجے کے مسلمان کہلانے والے کے لئے یہ بحث فضول ہوتی ہے کہ اس کا ایمان کس حد تک پختہ ہے اور کس حد تک پختہ نہیں اسی طرح قرآن کریم میں ایک اور مقام پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

یا ایھا الذین اٰمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا تبتغون عرض الحیٰوۃ الدنیا فعند اللہ مغانم کثیرۃ کذالک کنتم من قبل فمن اللہ علیکم فتبینوا ان اللہ کان بما تعملون خبیرا۔ (نساء ۱۳/۱۰)

"اے مومنو! جب تم سفر کر رہے ہو تو اچھی طرح تحقیقات کر لیا کرو۔ اور جو شخص تم کو سلام کہے اس کو یہ نہ کہا کرو کہ تو مومن نہیں۔ اگر تم ایسا کہو گے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ تم دنیا کا مال چاہتے ہو۔ حالانکہ اللہ کے پاس بہت سے اموال ہیں۔ اور تم بھی تو پہلے ایسے ہی تھے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے تم پر احسان کیا۔ اور تم کو ایمان کے درجے عطا کر دئے ہیں۔ تم تحقیقات کر لیا کرو۔ اللہ تعالےٰ تمہارے اموال سے خوب واقف ہے"۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ دل تو الگ رہا۔ اگر کوئی شخص اسلام کی تفصیلات سے ناواقف ہو۔ اس نے اسلام کے صرف ظاہری آداب سیکھے ہوں اور وہ اپنے آپ کو مسلمانوں میں سے ظاہر کرے۔ تب بھی اس کو یہ کہنا کہ تو مسلمان نہیں، جائز نہیں۔ اور فرماتا ہے کہ جو شخص ایسے شخص کو غیر مسلم کہتا ہے وہ درحقیقت اُس کو لوٹنے کی خاطر رستہ کھولتا ہے۔ پھر فرماتا ہے کہ جو لوگ نئے نئے مذہب میں داخل ہوتے ہیں ان کی معلومات ہمیشہ کم ہُوا کرتی ہیں۔ پس جن کی معلومات زیادہ ہوں۔ ان کو اپنی معلومات پر فخر کر کے تھوڑی معلومات والوں پر طعنہ نہیں کرنا چاہیئے۔

## "اسلام" اور "ایمان" کے مراتب

غرض ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کا ایک درجہ ایمان سے چھوٹا ہے اور ایمان کا درجہ اس سے بڑا ہے۔ لیکن اس کے مقابل پر بعض دوسری آیات بھی ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ ایک قسم کے اسلام کا درجہ ایمان سے بھی بڑا ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق آتا ہے:-

اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین (بقرہ ۱۶/۱۷)

جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ سے کہا کہ تو اسلام لے آ۔ تو اس نے کہا کہ میں رب العلمین کے لئے اسلام لاتا ہوں۔ حالانکہ ابراہیم نبی تھے پس یہ اسلام عام اسلام سے بلکہ عام ایمان سے بھی اونچا ہے۔ اسی طرح فرماتا ہے:-

یحکم بھا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا (مائدہ ۷/۱۱)

کہ بنی اسرائیل میں بعض نبی ایسے تھے جو شریعت نہیں لائے تھے وہ مسلمان ہوتے تھے اور یہودیوں کو تورات کے احکام پر چلاتے تھے اس جگہ پر بھی نبیوں کا نام مسلم رکھا گیا ہے۔ پس معلوم ہُوا کہ قرآن کے نزدیک اسلام کے دو درجے ہیں۔ ایک ایمان سے کم ایک ایمان سے زیادہ۔ جو ایمان سے زیادہ اسلام ہے۔ اس سے خارج ہو کر بھی انسان ایمان کے درجے پر ہو سکتا ہے۔ اور مسلم کہلانے کا حق رکھتا ہے۔ اور اسلام کے جامع مانع دائرہ سے باہر نہیں لیکن اس کے برخلاف جو ایمان سے کم اسلام ہے اس اسلام میں داخل ہو کر بھی انسان ایمان سے محروم ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت میں صراحتاً ذکر ہے۔ علمائے اسلام نے بھی یہی تشریح کی ہے۔ چنانچہ علامہ اصفہانی لکھتے ہیں:-

الاسلام فی الشرع علی ضربین احدھما دون الایمان وھو الاعتراف باللسان وبہ یحقن الدماء حصل معہ الاعتقاد اولم یحصل وایاہ قصد بقولہ قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا والثانی فوق الایمان وھو ان یکون مع الاعتراف اعتقادا بالقلب ووفاء بالفعل واستسلام للہ فی جمیع ما قضی وقدر کما ذکر عن ابراھیم علیہ السلام فی قولہ اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العلمین وقولہ تعالیٰ ان الدین عند اللہ الاسلام وقولہ توفنی مسلما ای اجعلنی ممن استسلم لرب العلمین۔

(مفردات امام راغب صفحہ ۲۴۰)

یعنی اسلام دین محمدی کی رو سے دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک اسلام ایمان سے نیچے ہوتا ہے اور وہ زبان سے اعتراف کرنا اور کلمہ پڑھنا۔ اور جان کی حفاظت اتنے سے ہی ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ اعتقاد کی صحت کا کوئی سوال نہیں ہوتا۔ قرآن کریم کی یہ جو آیت ہے کہ قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا اس سے اسی طرح کے اسلام کی طرف اشارہ ہے۔ اور دوسرا اسلام وہ ہوتا ہے جو ایمان سے اوپر ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ زبان سے کلمہ پڑھنے کے علاوہ دل میں بھی اس کا اعتقاد ہو۔ اور عملاً بھی ایسا شخص وفاداری کا اظہار کرے۔ اور خدا تعالیٰ کی تمام قضاؤں کے سامنے اپنے آپ کو جھکا دے۔ اسی قسم کے اسلام کی طرف حضرت ابراہیمؑ کے اس ذکر میں اشارہ ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے ان سے کہا کہ تُو اسلام لا تو انہوں نے کہا۔ میں رب العالمین خدا کے لئے ایمان لاتا ہوں اور اسی طرف اشارہ ہے اس آیت میں کہ دین اللہ تعالےٰ کے نزدیک صرف اسلام ہے۔ اور اسی طرف اشارہ ہے اس قول میں جو حضرت یوسف علیہ السلام نے کی تھی کہ الٰہی مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے"۔

. . . . . . . . . . ان تمام حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ملت اسلامیہ میں شامل ہونے کے لئے صرف کلمے کا پڑھنا کافی ہے۔ باقی کوئی امر ایسا نہیں ہے کہ جو ملت اسلامی میں شمولیت کے لئے ضروری ہو۔ اگر باقی ضروری امور کا کوئی انکار کرتا ہے۔ تو ہم اسے غیر مومن کہہ لیں گے۔ ناقص الایمان کہہ لیں گے۔ لیکن یہ نہیں کہیں گے کہ اُن امور کی وجہ سے وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہو گیا ہے۔ ہاں چونکہ ایک اسلام ایمان سے بھی اوپر ہے۔ اس کے لحاظ سے ایک شخص کو جس میں کوئی بڑا دینی نقص پایا جائے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ شخص اسلام سے خارج ہو گیا ہے۔ مگر اس سے مراد ملت اسلامیہ سے خارج ہونا نہیں ہوگا۔ اس سے صرف یہ مراد ہوگا کہ وہ ایمان کے بڑے درجوں سے محروم ہے۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

من مشی مع ظالم لیقویہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام

(مشکوٰۃ باب الظلم)

جو شخص ظالم کی جانتے بوجھتے ہوئے مدد کی کوشش کرے اور اُسے علم ہو کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس حدیث میں ایسے شخص کو جو کسی ظالم کی مدد کرتا ہے خارج عن الاسلام قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ متعدد مواقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں۔ کہ لا الٰہ الا اللہ کہنے سے انسان ملت اسلامی میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور کوئی اور گناہ اسے ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا۔ ان حدیثوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہی ماننا (باقی صفحہ پر)

# انڈونیشیا کے ثقافتی اور تعلیمی مرکز میں جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کا

# دسواں کامیاب سالانہ جلسہ

## مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کا دوسرا سالانہ اجتماع

## شاندار استقبالیہ تقریب، وزیر اعلیٰ اور متعدد دوسرے وزراء کے پیغامات

### انڈونیشیا کے مختلف علاقوں سے احباب جماعت کی آمد ۔۔ پرسوز دعائیں

از مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ انڈونیشیا مقیم جوگجاکرتا بوساطت وکالت تبشیر ربوہ

انڈونیشیا کی جنگ آزادی کے اختتام کے بعد سے ہر سال باری باری مختلف شہروں میں جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی سالانہ کانفرنس منعقد ہوا کرتی ہے۔ پچھلے سال گاروت کے پرفضا اور پہاڑی شہر میں جماعت احمدیہ کی نویں سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ آئندہ یعنے دسویں کانفرنس "جوگجاکرتا" Jogjakarta کے شہر میں منعقد کی جائے۔

جوگجاکرتا کا شہر کئی لحاظ سے انڈونیشیا میں خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اس شہر کے ارد گرد کے علاقہ میں پرانی اور عالی شان عمارتیں پائی جاتی ہیں۔ جنہیں دیکھنے کے لئے سیاح دور دور سے یہاں آتے ہیں۔ اس شہر اور اس کے ارد گرد کے علاقہ میں پرانی ہندو اور بدھ تہذیب کے آثار بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ ثقافتی اور تعلیمی لحاظ سے یہ شہر بہت اہمیت کا حامل ہے۔ یہاں سکولوں اور کالجوں کی کافی تعداد ہے۔ جہاں تعلیم حاصل کرنے کے لئے انڈونیشیا کے ہر علاقہ کے طلباء کا تانتا لگا رہتا ہے۔ انڈونیشیا کی کئی ایک قومی اور مذہبی تحریکوں کا آغاز اسی شہر سے ہوا۔ جنگ آزادی کے زمانہ میں جب جاکرتہ پر ڈچوں کا قبضہ ہو گیا۔ تو مرکزی حکومت کے تمام عمائدین جوگجاکرتا تبدیل ہو گئے۔ اور اس شہر کو عارضی دارالحکومت چنا گیا۔ ڈچ حکومت کے زمانہ میں اس علاقہ کی حیثیت ایک ریاست کی سی تھی۔ یہاں کے سلطان نے جنگ آزادی کے زمانہ میں تو نہ صرف یہ کہ انڈونیشیا کی قومی تحریک کی زبانی طور پر تائید کی۔ بلکہ اپنا تن من دھن سب کچھ آزادی کے حصول کے لئے وقف کر دیا۔ اور مرکزی حکومت کو ہر قسم کی سہولتیں مہیا کیں۔ اسی وجہ سے سلطان جوگجاکرتا کو انڈونیشیا کے عوام اور خواص میں خاص احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

موجودہ رئیس التبلیغ انڈونیشیا مکرم و محترم جناب سید شاہ محمد صاحب بھی ۱۹۴۷ء سے لے کر ۱۹۵۰ء تک یہیں رہائش پذیر رہے اسی زمانہ میں انہیں انڈونیشین قومی تحریک کی شاندار خدمات کا موقعہ ملا۔ اور اس کے نتیجہ میں ہی ملک کے بڑے بڑے لوگوں سے ان کے تعلقات بھی پیدا ہو گئے۔ مشہور اسلامی جماعت یعنی تحریک محمدیہ کا مرکز بھی اسی شہر میں ہے۔ لاہوری جماعت نے بھی شروع شروع میں اس شہر سے ہی کام شروع کیا۔ اور لٹریچر بھی شائع کیا۔ گو اب ان کے ممبران کی تعداد بہت تھوڑی رہ گئی ہے۔

### کانفرنس کیلئے تیاری

جوگجاکرتا کی جماعت کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ اس امر کو پیش نظر رکھتے ہوئے گاروت میں کانفرنس کے جلد بعد ہی جوگجاکرتا میں احباب جماعت کی میٹنگ بلا کر کانفرنس کمیٹی کی تشکیل کی گئی۔ تاکہ شروع سال ہی سے آئندہ کانفرنس کے لئے تیاری شروع کر دی جائے۔

ہمارے لئے سب سے بڑا سوال جگہ کا تھا یعنے آنے والے دوستوں کے لئے رہائش کا انتظام کانفرنس کے لئے جگہ کا انتظام۔ پھر جلسہ استقبالیہ اور تبلیغی جلسہ کے لئے جگہ کا انتظام جگہ کے حصول کا سوال ہر جگہ ہی کافی اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن بڑی جماعتوں کے لئے ایک آسانی تو ہے۔ اور وہ یہ کہ مناسب جگہ نہ ملنے کی صورت میں آنے والے مہمانوں کو احباب جماعت کے گھروں میں ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ لیکن جوگجاکرتا میں یہ صورت بھی ممکن نہ تھی۔ اس امر کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے شروع سے ہی مختلف ضروریات کے لئے جگہ کے حصول کے سوال کو خاص طور پر اہمیت دی۔ اور روکیں پیدا ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سوال ہماری امیدوں سے کہیں زیادہ بڑھ کر تسلی بخش طریق سے حل ہو گیا۔ کانفرنس سے صرف تین ماہ قبل ہمیں اتفاقاً ایک نہایت وسیع مکان کا علم ہوا۔ جس میں نہ صرف چھ سو کے قریب مہمانوں کی رہائش کا انتظام ہو سکتا تھا۔ فیصلہ کیا گیا کہ ضروری اور ناگزیر مرمتوں کے بعد اس مکان کو رہائش کی جگہ بنایا جائے۔ بعد میں علم ہوا کہ اس جگہ کا ملنا اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تھا۔ گو ہمیں یہ علم نہ تھا کہ مہمانوں کی تعداد امید سے کہیں بڑھ جائے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ اس دفعہ مہمان کثرت سے آئیں گے۔ چنانچہ جہاں ۳۰۰ افراد کی رہائش کے لئے جگہ کے حصول میں متواتر ناکامی ہوئی وہاں اللہ تعالیٰ نے ایسی جگہ دے دی۔ جس میں زیادہ مہمان سما سکتے تھے۔

### مسجد کی تعمیر

جوگجاکرتا میں جماعت کی کوئی مسجد نہ تھی۔ گاروت کی کانفرنس سے چند ماہ قبل ہی مسجد کمیٹی کی تشکیل عمل میں لائی گئی تھی۔ اور مسجد کی تعمیر کے لئے باقاعدہ کوششیں بھی شروع کر دی گئیں تھیں۔ لیکن حالات کو دیکھتے ہوئے بظاہر دو تین سال مسجد کا تعمیر ہونا ناممکن نظر آتا تھا۔ مگر جب یہ فیصلہ ہوا کہ آئندہ کانفرنس جوگجاکرتا کے شہر میں منعقد ہو گی تو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو جماعت جوگجاکرتا کو خاص طور پر یہ تحریک کرنے کی توفیق عطا فرمائی کہ کیا ہی اچھا ہو اگر مسجد کانفرنس سے قبل تیار ہو جائے۔ شروع میں تو یہ امر ناممکن معلوم ہوتا تھا۔ لیکن جلدی ہی اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان کر دیئے کہ وہ امر جو ناممکن نظر آتا تھا۔ اس کے امکان کی صورت نظر آنے لگی۔ مسجد کی تعمیر میں مکرم و محترم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ کی مساعی کو بہت بڑا دخل ہے۔ آپ نے ذاتی

---

## فرمودہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من یوم یُصبحُ العباد فیہ الا ملکان ینزلان فیقول احدھما اللھم اعط منفقاً خلفاً ویقول الاخرُ اللّٰھم أعط ممسکاً تلفاً (بخاری مسلم)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ بندوں پر جب دن چڑھتا ہے۔ تو دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں ان میں سے ایک یہ دعا کرتا ہے۔ کہ اے اللہ ہر مال خرچ کرنے والے کو اس کی جگہ اور مال عطا فرما۔ اور دوسرا یہ دعا کرتا ہے۔ کہ اے اللہ تو ہر بخیل کے مال کو جو خرچ نہیں کرتا تلف فرما دے۔

اس حدیث میں حضور علیہ السلام نے وہ نتیجہ بیان فرمایا ہے۔ جو خدا کی راہ میں خرچ کرنیوالے اور خرچ نہ کرنے والے کو ملتا ہے۔ ایک کا مال تو خوب بڑھتا ہے۔ اور دوسرے کا مال ضائع ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایک تو اپنا مال خرچ کر کے ہر قسم کی نیکیاں کما لیتا ہے۔ اور یہ مال کا خرچ اس کے لئے اگلے جہان میں بڑھ چڑھ کر جمع ہو جاتا ہے۔ اور دوسرا جب اس جہان سے جاتا ہے۔ تو گو اس کی تجوریاں لبالب بھری ہوتی ہیں۔ ہیرے اور جواہر کے ڈھیر اس کے گھر میں موجود ہوتے ہیں۔ لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے حضور خالی ہاتھ پہنچتا ہے۔ اور گویا اس کا سب کچھ تلف ہو گیا

پس حقیقی بڑھوتی تو اسی شخص کے اموال میں ہوتی ہے۔ جو خدا کے راستہ میں خرچ کرتا ہے۔ نیز اس حدیث میں وہ اقتصادی اصول حضور نے بیان فرمایا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو پیدا کرتے وقت مقرر فرمایا تھا۔ یعنے کہ اگر تم اپنے اموال کو خرچ کرتے رہو گے۔ اسے زیادہ سے زیادہ تجارت کے چکر میں لاؤ گے۔ تو یہ تمہارے اموال کو بڑھنے کا موجب ہو گا۔ اور اگر تم اپنے سرمائے کو روک رکھو گے۔ تو یہ تمہارے لئے بالآخر نقصان کا موجب ہو گا۔ فرشتوں کا روز دعا کرنے سے اس اصول کی طرف اشارہ ہے جو ابتدائے آفرینش سے اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا۔ جن قوموں نے اس اصول کو سمجھا ہے اور اس پر عمل کیا ہے۔ انہوں نے اس سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ لیکن جو قومیں اپنے سرمایہ کو دبا کر رکھتی ہیں۔ وہ کبھی دولتمند قومیں نہیں بن سکتیں۔ اگر ہماری جماعت ان دو اصولوں کو اپنے مدنظر رکھے۔ تو ہر لحاظ سے دولتمند ہو سکتی ہے۔

ایک اور حدیث میں حضور فرماتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ انفق یا ابن آدم ینفق علیک کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو فرمایا کہ اے ابن آدم تو خرچ کیا کر کہ تجھ پر بھی خرچ کیا جاوے۔

کوشش سے بعض احباب سے بیس ہزار اور بعض سے پندرہ ہزار روپیہ کی رقم دلوائی۔ اسی طرح مکرم جناب بشاہ صاحب اور عہدیداران اعلےٰ مرکزیہ نے بھی تمام انڈونیشیا کی جماعتوں سے مسجد کے لئے چندہ کے حصول کی اجازت دے کر بھی ہماری بہت بڑی مدد کی اور جماعتوں کو خود زور دار الفاظ میں تحریک کی۔ اسی طرح جماعت جوگی کے احباب نے بھی مسجد کی تعمیر کے لئے انتہائی درجہ کی مالی قربانی کی ان میں سے خاص طور پر سوکوسونو صاحب صدر جماعت جوگجاکرتا قابل ذکر ہیں کہ موصوف انہوں نے اپنی زمین فروخت کر کے اس کی نصف رقم مسجد کے لئے دیدی (ساڑھے بائیس ہزار کی رقم خطیر) بلکہ خود ہی نقشہ تیار کیا اور پھر نہایت جانفشانی سے سارے مراحل تعمیر میں نگرانی کی (آپ پی ڈبلیو ڈی میں ملازم ہیں) جزاھم اللہ احسن الجزاء

## کانفرنس کی آمد

کانفرنس سے تین ماہ قبل اس امر کے آثار نظر آنے لگے کہ آنے والوں کی تعداد شاید پانچ سو تک پہنچ جائے۔ قریباً ڈیڑھ ماہ قبل یہ معلوم ہوا کہ ہو سکتا ہے کہ چھ سو کے قریب مہمان آئیں اور صرف تین ہفتہ قبل یہ اطلاع ملی کہ جن دوستوں نے باقاعدہ طور پر اپنا نام درج کروایا ہے ان کی تعداد ۷۰۰ ہے ہمیں نہایت قلیل عرصہ میں ہر قسم کے انتظامات کو دوگنا کرنا پڑا۔

## اجازت کا حصول

انڈونیشیا میں کافی عرصہ سے مارشل لاء کا نفاذ ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی جلسوں وغیرہ پر زیادہ پابندی نہیں تھی لیکن جولائی کے شروع میں حکومت نے ہر قسم کی سیاسی سرگرمیوں پر یک قلم مکمل پابندی عاید کر دی اور بالعموم مذہبی جلسوں پر بھی اس پابندی کا اطلاق کیا جاتا رہا۔ جن تاریخوں میں ہمارا جلسہ ہو رہا تھا انہی تاریخوں میں محمدیہ پارٹی بھی اپنا جلسہ جوگجاکرتا میں منعقد کر رہی تھی۔ لیکن حکومت نے ان کے جلسہ کو ملتوی کر دیا۔ باوجود اس امر کے کہ بعض بڑے بڑے آدمیوں اور بارسوخ لوگوں نے بھی حکومت کے پاس سفارش کی لیکن پھر بھی حکومت نے اجازت نہ دی۔ جب ہمیں اس امر کا علم ہوا تو طبعاً یہ خدشہ پیدا ہوا کہ ہماری کانفرنس پر بھی اس کا اثر نہ پڑے۔ لیکن ہم نے کوشش جاری رکھی۔ آخر حکومت نے ہمیں کانفرنس منعقد کرنے کی اجازت دے دی اور نہ صرف کانفرنس کی بلکہ استقبالیہ جلسہ اور تبلیغی جلسہ کی بھی۔ اسی طرح پوسٹر شائع کرنے اور تقسیم کرنے کی بھی اجازت مل گئی۔

جب خاکسار نے بذریعہ تار مکرم و محترم سید بشاہ صاحب رئیس التبلیغ کو کانفرنس منعقد کرنے کی اجازت کے متعلق اطلاع دی اور آپ نے جاکرتا کے ایک بڑے پولیس افسر سے اس امر کا ذکر کیا تو وہ حیران و ششدر ہو گئے اور کہنے لگے شاید آپ کو غلط فہمی ہو گئی ہے موجودہ حالات میں اجازت کا ملنا قریباً ناممکن ہے۔ لیکن جب مکرم جناب بشاہ صاحب نے بتایا کہ ہمیں باقاعدہ تحریری اجازت مل گئی ہے تو وہ ہکا بکا رہ گئے۔ پس یہ اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا فضل ہے کہ ہمیں ایسے حالات میں کانفرنس کرنے کی اجازت مل گئی

کانفرنس سے پیشتر شہر میں سترہ مختلف اہم مقامات پر سڑک کے آر پار کپڑے کے قطعات آویزاں کئے گئے۔ جن پر کانفرنس اور تبلیغی جلسہ میں شمولیت کی تحریک کی گئی۔ قطعات ایک ہفتہ تک آویزاں رہے۔ اسی طرح شہر کے مختلف حلقہ جات میں سینکڑوں کی تعداد میں پوسٹر متعلق تبلیغی جلسہ بھی تقسیم کئے گئے اور دیواروں وغیرہ پر بھی چسپاں کئے گئے

## پریس اور ریڈیو

جاکرتا میں مرکز کی طرف سے کانفرنس سے دو ماہ قبل پریس کو کانفرنس کے سلسلہ میں خبر مہیا کی گئی۔ چنانچہ جاکرتا کے بعض اخباروں کے علاوہ انڈونیشیا کے بعض دوسرے اہم شہروں میں اخبارات نے اس خبر کو شائع کیا جوگجاکرتا کے لوکل اخبارات نے جلسہ کے دنوں میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کانفرنس جلسہ استقبالیہ جلسہ تبلیغی کے متعلق خبریں شائع کیں۔ اسی طرح ریڈیو سے بھی جلسہ کے متعلق خبر نشر ہوئی۔

## خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

پچھلے سال گاروت کی کانفرنس سے ایک روز قبل خدام الاحمدیہ نے اپنا جلسہ کیا۔ لیکن اس موقعہ پر بعض مشکلات کی وجہ سے باقاعدہ اجتماع کی صورت پیدا نہ ہو سکی۔ شامل ہونے والوں کی تعداد بھی زیادہ نہ تھی۔ اس سال مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس شوریٰ نے کوشش کی کہ مجلس کے سالانہ اجتماع کے خطوط پر یہاں بھی باقاعدہ اجتماع منعقد کیا جائے چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ سکیم امید سے کہیں بڑھ کر کامیاب رہی۔ اجتماع کے لئے وسط شہر سے قریباً تین میل دور اور جماعت کی مسجد اور مکان سے پانچ میل دور کے فاصلہ پر ایک پرانی سیرگاہ چنی گئی۔ وہاں خدام الاحمدیہ کے ممبران تین روز تک خیموں میں رہے۔ خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی مکمل اور علیحدہ رپورٹ تو اغلباً خدام الاحمدیہ کی طرف سے ہدیہ ناظرین کی جائے گی۔ ضمنی طور پر بعض امور عرض کر دیتا ہوں۔ اس سال ۱۵۴ خدام نے کیمپنگ میں حصہ لیا۔ یہ تعداد ہماری امید سے کہیں زیادہ ہے۔ جہاں ۱۹۵۹ء کے سالانہ جلسہ میں جماعت کے کل شامل ہونے والوں کی تعداد ایک سو سے کم تھی وہاں اس سال خدا کے فضل سے صرف خدام کے اجتماع میں شامل ہونے والوں کی تعداد ہی ڈیڑھ صد سے زائد تھی۔ پس یہ کامیابی خدا کے فضل سے نہایت خوش آئند اور مستقبل کے لئے بڑی امیدوں کی حامل ہے۔ خدام الاحمدیہ کا یہ اجتماع ۲۰-۲۱-۲۲ جولائی کو مکمل اور ۲۳ جولائی کو دوپہر سے قبل ختم ہوا۔ انڈونیشیا کے مختلف علاقوں سے خدام ۱۹ کی رات کو جوگجاکرتا پہنچ گئے تھے۔ خدام نے پہلی رات جماعت کی نو تعمیر شدہ مسجد میں گذاری۔ ۲۰ کی صبح کو نماز فجر اور ناشتہ کے بعد سورج نکلنے سے پیشتر خدام اپنے کیمپ کی جگہ کے لئے پیدل روانہ ہوئے۔ دن کا اکثر حصہ کچھ تو پیدل چلنے کچھ کیمپ لگانے میں صرف ہو گیا۔ ۲۱-۲۲ کو باقاعدہ کھیلوں اور علمی و دینی مقابلہ جات ہوئے۔ خدام الاحمدیہ کی مجلس مشاورت بھی منعقد کی گئی۔ وقار عمل بھی منایا گیا۔ علمی و دینی مقابلہ جات میں قرآن مجید، مضمون نویسی اور تقاریر کے آئٹم تھے۔ مرکزی مبلغین باری باری ان تقاریب میں حصہ لیتے رہے اور علمی مقابلوں کے جج کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ہر روز صبح اور عشاء کی نماز کے بعد مبلغین باری باری مختلف اخلاقی اور تربیتی عنوانوں پر لیکچر اور درس دیتے رہے۔

۲۳ تاریخ کو اجتماع کے پروگرام سے فارغ ہو کر خدام پھر پیدل جلسہ گاہ پہنچے اور دو تین گھنٹے آرام کے بعد اپنی خدمات کانفرنس کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ اور کانفرنس کے ایام میں نہایت شوق اور اخلاص سے اپنی اپنی ذمہ داریوں کو سنبھالا۔ خدام کی مخلصانہ اور پر محنت امداد نے ہمارے بوجھ کو کافی ہلکا کر دیا جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اجتماع سے قبل بھی بعض خدام نے ہمارا ہاتھ بٹایا۔ ہمیں جلسہ استقبالیہ اور تبلیغی جلسہ کے لئے قریباً ۱۳۰۰ دعوت نامے بھجوانے کے لئے جماعت جوگجاکرتا کے افراد کے علاوہ دوسرے دوستوں کی امداد کی ضرورت تھی۔ خدا بھلا کرے حسن احیا برہادی صاحب اور بعض خدام کا کہ جو کئی روز قبل جوگجاکرتا پہنچ گئے تھے۔ ان احباب کی ان تھک محنت کے نتیجہ میں وقت کے اندر لوگوں کو دعوت نامے بھجوائے جا سکے۔ خدام میں سے ہادی ایمان صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ Gunawan صاحب قائد مقام اجتماع۔ رحمت احمد صاحب نائب قائد مقام اجتماع علی مہابت صاحب۔ یاسین الہادی صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان سب دوستوں کو اللہ تعالےٰ جزائے خیر عطا فرماتے۔ مرکزی لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام تمام لجنات نے لوکل لجنہ اماء اللہ کی بہت مدد کی ؛ (باقی)

## درخواست دعا

خاکسار اور گھر کے تمام افراد بعارضہ بخار دو ہفتہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اور دیگر تمام بیماروں کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(چوہدری) مہرالدین پریذیڈنٹ قیام پور دکان گوجرانوالہ

## تحریک جدید کے وعدوں کے بارے میں ضروری گذارش

(از صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ وکیل اعلےٰ تحریک جدید)

جملہ جماعتہائے احمدیہ اور احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تحریک جدید کے وعدوں کی ادائیگی کی آخری تاریخ ماسوا ان علاقوں کے جہاں سیلاب آیا ۳۱ اکتوبر مقرر ہے۔ دفتر میں جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سیکرٹریان تحریک جدید اپنے بجٹوں کو مقررہ تاریخ تک سو فیصدی پورا کرنے کے لئے ہمہ تن مشغول ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس بارے میں کارکنان سے پورا تعاون فرمائیں اور جلد سے جلد اپنے وعدوں کو ادا کر دیں تا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ماہ نومبر میں جب نئے سال کی تحریک ہو تو وہ اس پر شرح صدر سے لبیک کہہ سکیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔

خاکسار مرزا مبارک احمد
وکیل اعلےٰ تحریک جدید ربوہ

**خدام الاحمدیہ کے تربیتی سالانہ اجتماع میں زیادہ سے زیادہ خدام کو شریک ہونا چاہیئے ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء**

معتمد مرکزیہ ربوہ

# پرانی یادیں اور یادگاریں مٹتی جا رہی ہیں

منقول از ہفت روزہ چٹان لاہور - ۲۸ ستمبر ۱۹۵۹ء

کیا لوگ تھے جو ہماری آنکھوں کے سامنے اُٹھ گئے اور کیا ادارے تھے جنہیں قضا کھا گئی۔ مرحوم پنجاب میں (آزادی سے پہلے) اخبار نویسی کا غلغلہ مولانا ظفر علی خاں کے دم قدم سے تھا۔ زمیندار نے ایک خاص دور پیدا کیا۔ اسی کی کوکھ سے "انقلاب" نکلا اور دو آفتاب ہو گئے۔ ان کے ساتھ ساتھ "سیاست" چلتا رہا۔ پھر کچھ دیر رُک کر ہلال کی طرح "احسان" نکلا، لیکن اپنی عمر نبا کر گہنا گیا۔ لاہور میں "شہباز" بھی ابھرا مگر بعجلت تمام ہو گیا۔

مولانا ظفر علی خاں اپنی صلاحیتوں اور خوبیوں کے باعث اس پرانی کھیپ کے سرخیل تھے، مولانا غلام رسول مہر اور مولانا عبدالمجید سالک کے قلم کا شہرہ بھی دور تک نکل گیا اور ان کے علم و فضل کی دھاک بیٹھ گئی۔ مگر ان تذماروں کی انسانی کمزوریوں سے قطع نظر یا ان امور کے برخلاف کسی جماعت یا گروہ کی نکتہ چینی کا موجب ہوتے رہے ہیں۔ یہ ایک سانحاتی پہلو ہے کہ ملک کی آزادی کے بعد ماسوائے "زمیندار" اس دور کے سبھی اخبار شعلۂ مستعجل ثابت ہوئے ——

سب سے پہلے "سیاست" گیا، مولانا سید حبیب نے سردار سکندر حیات مرحوم سے کچھ اس ڈھب کی ٹکر لی کہ ربع صدی کا یہ روزنامہ جو اپنا ایک مخصوص مزاج رکھتا تھا پھر کبھی نہ اٹھ سکا۔ ایک دو بار سانس لی، مگر شہ رگ حیات ایسی کند چھری سے کٹی تھی کہ بقا کا سوال ہی خارج از بحث تھا —— سید حبیب ایک دبنگ قسم کے جرنلسٹ تھے، دوستی ہو تو کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل جاتے —— دشمنی ہو تو دوست کا سر بھی کاٹ لیتے۔ نتیجہ معلوم کہ آزادی کے بعد بھی ان کی بیل منڈھے نہ چڑھی۔ لاکھ جتن کئے لیکن جو شعلہ خاکستر ہو چکا تھا خاکستر ہی رہا۔ چونکہ صحافی محض تھے۔ اس لئے ادب کا تخلیہ اختیار کرنے سے قاصر رہے۔ صورت حال نے اس قدر پریشان رکھا کہ وہ شخص جس کے دروازے پر رئیس، وزیر سلام کرنے آتے تھے۔ ہر کہ دمہ کے دروازے پر سوالی و فقیر کی حیثیت سے جاتا رہا حتی کہ —— تماشائے اہل کرم دیکھتے دیکھتے چل بسا۔ لوگوں کی آنکھ سے آنسو ٹپکنا تو ایک طرف رہا اخباروں کی آنکھ بھی نم نہ ہوئی ——

۱۴ر اگست ۱۹۴۷ء کے بعد انقلاب نے بہت ہاتھ پیر پھیلائے مگر ——

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

کئی ہزار کے قرض کا بوجھ اٹھا کر انقلاب ۱۹۴۸ء ہی میں بند ہو گیا۔ مولانا عبدالمجید سالک نے مرکزی حکومت کی ملازمت کر لی۔ اور انقلاب کا قرض ادا کیا۔ مولانا مہر زیادہ تر فرمائشی کتابیں لکھنے میں مشغول ہو گئے —— پچھلے دنوں اعلان کیا گیا تھا کہ مولانا عبدالمجید سالک کو ان کی ادبی خدمات کے صلے میں بڑھاپے کے باعث پانچ سو روپے ماہانہ پنشن دی جائے گی۔ مگر لطیفہ یہ ہے کہ کئی ماہ گذر جانے کے باوجود وظیفہ کی یہ رقم دفتری مرحلوں میں ہے۔ اور مولانا عبدالمجید سالک شدید علالت کے باوجود ابھی تک ایک کوڑی بھی وصول نہیں کر پائے ہیں ——

مولانا مرتضٰے احمد میکش۔ زمیندار، انقلاب اور احسان سے وابستہ رہے —— پھر شہباز نکالا۔ کچھ عرصہ بعد سید امجد علی شاہ کے ہاتھ فروخت کر ڈالا۔ کچھ دنوں بعد ادارت سے بھی سبکدوش ہو گئے۔ آزادی کے بعد صحافت کی وادی میں قدم رکھا مگر گریزاں ہی رہے —— قلم گھساتے اور پیٹ پالتے۔ حتی کہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ کچھ شناسا لوگ کبھی کبھار نام لے لیتے ہیں جو رفتہ رفتہ محو ہو جائے گا۔ "شہباز" بالآخر فروخت ہو کر ملک نور الٰہی مالک "احسان" کے ہاتھوں میں چلا گیا۔ انہوں نے پنڈی منتقل کر دیا —— اب ایک مخلص نوجوان محمد شریف فاروق کی ادارت میں شائع ہوتا ہے

احسان، حوادث زمانہ کی دستبرد سے ہلاک ہو چکا ہے۔ کئی سال سے عنقا ہے جیسے کبھی تھا ہی نہیں ——

"زمیندار" نے خاصا عروج پایا۔ آزادی کے بعد بھی تو اشاعت اس کا طوطی بولنے لگا۔ مولانا اختر علی خاں —— قلم کے میدان میں ظفر علی خاں کا مثنیٰ بھی نہ تھے۔ مگر کاروبار میں زمیندار کو کہیں سے کہیں لے گئے۔ زمیندار کی ثروت کا اندازہ صرف اسی سے کیا جا سکتا ہے کہ اختر علی مرحوم نے اپنے آبائی گاؤں کرم آباد میں ایک لاکھ کے صرف کثیر سے مسجد بنوائی۔ جس کا سنگ بنیاد خواجہ شہاب الدین نے رکھا۔ غرض ختم نبوت کی تحریک کے آغاز تک زمیندار پر دھن برستا رہا۔ زمینیں، کوٹھیاں موٹریں۔ اس گھر کا ہر فرد متمول تھا۔ مگر وقت کی ایک ہی کروٹ سے صبح و شام کی آنکھیں پھر گئیں ——

مولانا ظفر علی خاں جب پہلی دفعہ قید

سے چھوٹ کر آئے تھے تو چیفس کالج کے طلبا نے ان کی بگھی کو خود کھینچا تھا مائیں ان پر بچے نثار کرتی تھیں۔ وہ معناً پاکستان کی چلتی پھرتی تاریخ تھے۔ مگر جب کرم آباد میں انہوں نے داعی اجل کو لبیک کہا تو ان کے جنازے میں شرکت کرنے والے چھ یا سات فرد تھے۔ ایک بیٹا دو پوتے، تین نوکر اور چار بچے، جن سے فرد واحد کی قامت کھنچتی ہے ——

اختر علی کی زندگی ہی میں زمیندار کا سورج ڈھلنے لگا۔ حتی کہ وزارتیں بے مہر ہو گئیں۔ وافر موٹریں بکنے لگیں، ایک موٹر رہ گیا۔ جو گیراج میں چلا گیا۔ جس وسیع عمارت دفتر زمیندار اور مولانا کا رہائشی مکان تھا۔ اس کے خریدار طلب کئے گئے۔ کئی بولیاں اور کئی بیعانے ہوتے رہے۔ نیوز پرنٹ سپلائی کرنے والوں کا کوئی ڈیڑھ لاکھ روپیہ قرض ہو گیا۔ ویر ملاپ پریس جو زمیندار کے نام الاٹ تھا۔ تحریک ختم نبوت کے دنوں میں منسوخ ہو گیا۔ چاروں طرف قرض خواہ اور ان کی شناسا صورتیں تھیں۔ ڈگریوں کے بوجھ نے اتنا ہراساں کیا کہ اختر علی خاں دل کے ایک ہی جھٹکے سے اللہ کو پیارے ہو گئے —— منصور علی خاں مولانا ظفر علی خاں کے پوتے اور مولانا اختر علی خاں کے بیٹے ان دنوں امریکہ کی سیاحت کر رہے تھے۔ زمیندار ہوا کے دوش پر ٹمٹماتا رہا —— تاریخ آہو کی اس برات کو منصور علی خاں نے واپس آکر سہارا دینا چاہا۔ مگر ایک عظیم الشان عمارت کی کالاٹ بربادی کو اٹھانے کے لئے سرو سامان کا ایک کارخانہ درکار تھا۔ اور منصور کے جیب و دامان میں حسرت تعمیر کے سوا کچھ نہ تھا ——

ٹیلیفون، روزناموں کے لئے ایک حقیر سی ضرورت کا درجہ رکھتا ہے۔ لیکن منصور دو ماہ تک فون لگوانے پر قادر نہ ہو سکے غرض مولوی سراج الدین احمد کی اس میراث کو زندہ و قائم رکھنے کے لئے منصور نے خور و خواب و خود حرام کیا۔ لیکن نقش آب —— شوخیٔ تحریر نہ ہو سکا۔

آیئے آج ستمبر کی ۲۲ر تاریخ ہے آپ کو میکلوڈ روڈ کی اس عظیم الشان عمارت میں لے چلیں۔ جہاں زمیندار واقع تھا لیکن اب یہ دفتر زمیندار نہیں رہا۔ اس کی پیشانی سے روزنامہ زمیندار کا وہ خوبصورت بورڈ اتر چکا ہے جس کی پیشانی پر چاندی کے چوبی الفاظ سے لکھا ہوتا تھا۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اور آج یہ چراغ —— واقعی پھونکوں سے بجھ چکا ہے۔ اس کی بلڈنگ کو ایک لاکھ بیس ہزار روپے میں امرتسر کے ایک شیر فروش نے خرید لیا ہے اور رقم ساری کی ساری قرضخواہوں نے وصول کر لی ہے۔ زمیندار کا عملہ آج دن تک بمشکل جون کی تنخواہ، قسطوں وصول کر پایا ہے۔ زمیندار کہاں ہے —— زمیندار چھپتا ہے، لیکن چھپتا نہیں۔ سامنے متروکہ زمین پر کچی اینٹوں اور گارے کی بیسیوں کا ایک گراج تھا۔ دفتر زمیندار کا بورڈ اب اس ملبے پر آویزاں ہے۔ وہاں کوئی قمقمہ بھی نہیں رات کو لالٹینیں جلائی جاتی ہیں۔ مولانا اختر علی خاں کے ایک عزیز چوہدری فیروز الدین اس کے طابع و ناشر ہیں۔ وہ کے ایڈیٹر —— تنہا وارث کامل ہیں۔ جو چارپائی پر بیٹھ کر پرچہ ترتیب دیتے ہیں۔ مدیر شہیر —— مولوی ظفر علی خاں کے سودائی عاشق اشرف عطا ہیں جن کی زندگی زمیندار سے وابستہ ہو کر زمیندار ہو چکی ہے۔ عطا ایک سچے برہمن کی طرح اس مورتی کے پجاری ہیں ——

اور یہ اس زمیندار کا انجام ہے جو نصف صدی تک اس برصغیر کے عوام کی سیاسی، ادبی اور صحافتی زندگی کا پشتیبان رہا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

---

## تلاشِ گمشدہ

نارمل پاس کرنے والے کی ایک سند مجھے ملی ہے۔ جس کے مالک ماسٹر محمد حسین ولد ایم برکت علی صاحب ذات سید ساکن چھپیال کلاں۔ تحصیل و ضلع ہوشیار پور۔ کافی عرصہ سے گم ہیں۔ اگر وہ خود اعلان پڑھیں یا کسی دوست کو ان کا پتہ ہو۔ تو وہ ان کو کہیں کہ آن کر اپنی سند حاصل کریں المعلن "دواخانہ فیض عام ربوہ"

---

## درخواستِ دُعا

میری ممانی صاحبہ محترمہ اہلیہ کیپٹن ایس ایم شریف صاحب ریڑھ کی ہڈی میں فریکچر (Fracture) ہو جانے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ہسپتال کراچی میں داخل ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو شفا عطا کرے۔

نامون احمد سٹوڈنٹ
ایف۔ ایس۔ سی ربوہ

# صدقات کی رقوم برائے فضل عمر ہسپتال ربوہ

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

(۲)

دفتر حفاظت مرکز بحساب چوہدری
محمد حسین صاحب جھنگ -/۲۰
منظور احمد صاحب کارکن وکالت تعلیم
در اہلیہ صاحبہ منظور احمد صاحب دارالرحمت ربوہ -/۱۰۰
منیر احمد صاحب سیکرٹری مال سلطان پورہ لاہور -/۲۵
چوہدری محمد نصیر صاحب انسپکٹر
تحریک جدید ربوہ -/-/۵
بیگم صاحبہ قاضی محمد اسلم صاحب لاہور -/۱۰
ولی محمد صاحب سیکرٹری مال ہجکہ
ضلع سرگودھا -/-/۹
سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی حبیب الدین
صاحب بنکاک -/۵۰
محمد حسین صاحب از جماعت حلقہ
لاہور چھاؤنی -/۳/۴
قاضی محمد حمید اللہ صاحب ربوہ -/-/۵
محمد اسمٰعیل صاحب چک نمبر ۳۹ ضلع ملتان -/۱۱
چوہدری غلام نبی صاحب سیکرٹری مال
راجن پور -/۸/۱۰
سید منیر احمد صاحب خلیل ابن علی ربوہ -/-/۱
ملک مبارک احمد صاحب فلیمنگ روڈ لاہور -/-/۲۵
اہلیہ صاحبہ نصر اللہ خانصاحب ترگڑی -/۵
حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ -/۱۳/۰
چوہدری محمد انور حسین صاحب " -/۲۵
حکیم ظفر الدین احمد صاحب " -/-/۲
لال الدین صاحب " -/-/۱
فاطمہ بیگم صاحبہ " -/۰/۲
شرف الدین صاحب راجن پور ضلع
ڈیرہ غازیخان -/۵۰
اہلیہ صاحبہ " " -/۳
غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ سیکرٹری مال
گنج مغلپورہ لاہور -/۸/۲۰
چوہدری بشیر احمد صاحب چک نواں نام
ضلع گوجرانوالہ -/۱۰/۹۹
والدہ صاحبہ خادم حسین صاحب
محمد جنگ صدر بذریعہ دفتر حفاظت مرکز -/-/۱۰
حکیم خلیل احمد صاحب جماعت وہاڑی -/۱۱
ماسٹر عبدالغنی صاحب چک نمبر ۱۲۶ آر۔ بی بہارنگ
ضلع لائلپور -/۳
صادقہ ملک اہلیہ شیخ فضل احمد صاحب لاہور -/۵
خالد محمود صاحب بھٹی۔ لاہور چھاؤنی -/۲۵
اہلیہ صاحبہ مصلح الدین صاحب سعدی
چٹاگانگ -/-/۲۰
محمد احمد صاحب چغتائی اسسٹنٹ ڈویلپمنٹ
افسر صاحب گوجرانوالہ -/۲۶
مسز شمیم اختر صاحبہ پشاور چھاؤنی -/۵

مقبول احمد صاحب ذبیح دارالصدر جنوبی -/۱/۹
سید شفیق احمد صاحب واٹر ورکس
سیالکوٹ -/-/۵
عبدالغفور صاحب بھٹی سیکرٹری اصلاح
وارشاد کمرشل سندھ -/۱۵
فضل محمد احمد صاحب اوکاڑہ -/۱۰
صدر لجنہ اماء اللہ ظفر آباد -/۱۰
والدہ صاحبہ شیخ عبدالقدیر صاحب مری -/۲۵
چوہدری منظور خانصاحب ڈھلکوٹ
ضلع لائلپور -/-/۵
خواجہ محمد طفیل صاحب جڑانوالہ " -/۱۰
مکرم سعید الرحمٰن صاحب پراچہ سرگودھا -/۱۰
بیگم صاحبہ چوہدری محمد تقی صاحب
گلبرگ۔ لاہور -/۱۵۰
وقار احمد خانصاحب بلاک ۶ سرگودھا -/۲۰
لطف المنان صاحب کوئین روڈ لاہور -/۲۰
مرزا سیف علی بیگ صاحب رسول ضلع گجرات -/۵
شمیم اختر صاحبہ بنت خواجہ محمد شریف
صاحب پشاور چھاؤنی -/۵
میجر محمد اسمٰعیل صاحب دارالصدر غربی ربوہ -/۲۰
مشتاق عالم صاحب زدہ ہیرٹی -/۵
چوہدری محمد اکرم صاحب منونہ ڈبو
ضلع گجرات -/۱۰
حاجی امیر عالم صاحب کوٹلی
ضلع میرپور خاص -/۱۰
اہلیہ صاحبہ مفتی فضل الرحمٰن صاحب
لاہور -/۱۰
ڈاکٹر محمد یحییٰ صاحب پوسٹ بکس ۲
میرپور خاص -/۲۵
برکت علی صاحب لائق جڑانوالہ ضلع لائلپور -/۵
قریشی محمد شفیع صاحب ربوہ -/۵
ماسٹر محمد شفیع صاحب شیخ پور گجرات -/۹
رفیق احمد صاحب بھٹی سیکرٹری مال
نبی سر روڈ تھرپارکر -/۸/۱۲
برکات احمد صاحب کبیر والہ
بواسطہ پلاٹ گلگت -/۲۰
مرزا منظور احمد بیگ صاحب نوشہرہ
سراج کالونی -/۱۰
چوہدری محمد حنیف صاحب ماہی جماعت احمدیہ
۳۵/۴ جے رب لائلپور -/۱۲
محمود سعدی صاحب پوسٹ بکس ۵۲
چٹاگانگ -/-/۲۰
ڈاکٹر بدر الدین صاحب بورنیو معہ اہلیہ
مرگان (۲۰ ڈالر) -/۳۰
جماعت احمدیہ رسالپور بذریعہ بشیر احمد صاحب
لائکس نائیک -/۱۲

# شوریٰ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

## نمائندگان اپنے ساتھ قائد مجلس کی تحریری تصدیق ضرور لائیں

سالانہ اجتماع کے موقع پر شوریٰ کے نمائندگان کے طور پر مختلف مجالس کی طرف سے مختلف خدام کے ناموں کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ تمام ایسے نمائندگان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ شوریٰ کا ٹکٹ حاصل کرنے کے لئے ان کے پاس قائد مقامی کی تحریری تصدیق کا ہونا ضروری ہے۔ وہ صرف پہلی اطلاع کو ہی کافی تصور نہ کریں بلکہ آتے وقت قائد مقامی کی طرف سے یہ تصدیق نامہ بھی ساتھ لائیں کہ یہی وہ خادم ہیں جن کے نام کی اطلاع اس سے پہلے شوریٰ کی نمائندگی کے لئے بھجوائی جا چکی ہے۔ اس تحریری تصدیق کے بغیر دفتر مرکزیہ کے لئے کسی صاحب کے نام ٹکٹ جاری کرنا مشکل ہوگا۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

# انصار اللہ کے ناظمین ضلع کے انتخابات

جیسا کہ انصار کو علم ہے کہ اس سال کے دوران میں آئندہ دو سال کے لئے مجالس زعماء۔ زعماء اعلیٰ کا انتخاب کر چکی ہے مگر ناظمین اضلاع کے انتخابات جن میں ہر ضلع کی مجالس کے زعماء۔ زعماء اعلیٰ اور نمائندگان شوریٰ انصار اللہ حصہ لیتے ہیں ابھی نہیں ہو سکے۔ ایک تجویز یہ ہے کہ چونکہ انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں جو ۳۱ اکتوبر اور یکم نومبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے زعماء۔ زعماء اعلیٰ اور نمائندگان شوریٰ انصار اللہ شریک ہوں گے۔ اس لئے حسب ضرورت ناظمین اضلاع کے انتخابات سالانہ اجتماع کے موقع پر کرا دیئے جائیں۔ زعماء کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ نمائندگان سے مشورہ کر کے اس تجویز کے متعلق رائے سے مرکز کو جلد مطلع فرمائیں تاکہ مجلس عاملہ اس کے متعلق کوئی فیصلہ کر سکے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

# درخواستہائے دعا

(۱) میرا بچہ عزیز رحمت الٰہی بعارضہ ڈبل نمونیہ سخت بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین (محمد ابراہیم دھوبی گھاٹ لائلپور)

(۲) میں ایک پریشانی میں مبتلا ہوں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (مقبول احمد بھٹی محکمہ نہر جہلم)

(۳) میں بڑی مشکلات سے گذر رہا ہوں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری دینی اور دنیاوی مشکلات دور فرمائے۔ آمین۔ (شیخ محمد رفیق امیر جماعت احمدیہ تخت ہزارہ سرگودھا)

(۴) میرے والد محترم محمد اسمٰعیل صاحب نوق اسٹیشن ماسٹر نارووال عرصہ نو ماہ سے بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین (منور احمد جاوید سپروائزر ٹریننگ بی۔ ۱۰ پی اے ایف ڈاکٹ نسیٹ)

(۵) میرے بڑے بھائی رائے خان محمد صاحب سکنہ کھٹہ بوٹیہ ضلع سرگودھا دو تین ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے (رائے شمشیر خان کارکن اصلاح وارشاد ربوہ)

(۶) ڈپٹی محمد نصر اللہ خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز پنشنر کی صاحبزادی۔ اہلیہ چوہدری عبدالباری صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی ایڈووکیٹ رحیم یار خان چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین (ملک بشیر الدین خان کوٹ رادھا کشن ضلع لاہور)

بقیہ
داؤد احمد صاحب (داؤد جنرل سٹور ربوہ) -/-/۱۰
بقیہ خانصاحب بستی رنداں ڈیرہ غازیخان -/-/۲
کلثوم صاحبہ بنت سجاول خانصاحب
دارالرحمت وسطی ربوہ -/۱۵
جماعت احمدیہ رحیم آباد لاکھ روڈ نوابشاہ
بذریعہ محمد تقی صاحب -/-/۱۰
مسز شمیم اختر صاحبہ ...
پشاور چھاؤنی -/-/۵
جماعت احمدیہ جنجہ مشرقی افریقہ بذریعہ
حافظ محمد سلیمان صاحب انچارج مشن -/۱۳/۲۹
ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب ڈپٹی چیف میڈیکل
آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ -/۵
بیگم کوثر اسحاق صاحبہ گلبرگ لاہور -/۵۰
ہمشیرہ سید پیر احمد صاحب بازار پنساریاں
سیالکوٹ -/-/۷
سردار مجید احمد صاحب چک نمبر ۲ ۱۰-آر-اے
رسالہ نور د سنگھری -/-/۲۵
محمد شفیع صاحب معرفت چوہدری فتح محمد صاحب
جماعت احمدیہ ڈاہور -/۱۰
محمد رفیق صاحب کھوکھر ڈاکخانہ کلی ضلع مردان -/۵
مکرم شیخ مبارک احمد صاحب معرفت وکالت مال
ربوہ -/-/۱۰۰

# خدام الاحمدیہ کی مساعی

## ماہ اگست ۵۹ء کی رپورٹوں کا خلاصہ

### کرنڈی ضلع خیرپور

خدام کی تعداد ۱۹ ہے ورزش جسمانی کا انتظام ہے۔ جس میں خدام باقاعدہ شریک ہوتے ہیں۔ تحریک جدید کے وعدے سو فیصدی ادا ہو چکے ہیں۔ یوم تحریک جدید منایا گیا۔ انفرادی طور پر پیغام حق پہنچایا جاتا ہے۔ قریباً تمام خدام نماز کے پابند ہیں۔

### بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدرآباد

خدام کی تعداد ۳۵ ہے۔ روزانہ باقاعدگی سے والی بال کھیلا جاتا ہے۔ یوم آزادی پر ایک ٹورنامنٹ کا انتظام کیا گیا اور ۱۸ روپے کے انعامات تقسیم کئے گئے۔ ایک شخص کی پندرہ دن اور ایک کی بیس دن مرہم پٹی کی گئی ایک مریض کو مفت ٹیکے لگوائے گئے اور متواتر کئی دن تک مفت علاج کیا جاتا رہا۔ دس مساکین کو کھانا کھلایا۔ کنوئیں پر ڈول اور زنجیر رکھوائی گئی۔ ایک بیمار بیل کا علاج کیا گیا۔ لائبریری قائم ہے۔ بیس کتب مطالعہ کیلئے دی گئیں۔ ایک خادم کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کے علاوہ نماز باترجمہ بھی سکھائی جاتی ہے۔ قریباً چالیس فٹ لمبی سڑک اینٹیں اور مٹی ڈال کر درست کی گئی۔ تفسیر صغیر اور ازالہ اوہام کا درس جاری ہے۔ نوے فیصدی خدام نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ بقیہ کو بھی بیدار کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مجلس اطفال قائم ہے۔

### جوہر آباد ضلع سرگودھا

خدام کی تعداد ۸ ہے۔ ورزش جسمانی کا انتظام ہے۔ بیڈمنٹن کلب کے زیر انتظام بیرونی ٹیموں سے مقابلے ہوئے انفرادی طور پر خدمت خلق کی جاتی ہے۔ کوئی خادم بیکار نہیں۔ ایک کچی سڑک کی مرمت کی گئی۔ لائبریری قائم ہے۔ ساڑھے تین گھنٹے تک لگاتار کام کر کے ایک سڑک کی مرمت کی گئی لائبریری قائم ہے۔ ساڑھے تین گھنٹے تک لگاتار کام کر کے ایک سڑک کی مرمت کی گئی۔ ۶ غیر از جماعت احباب کو جماعت کا لٹریچر مہیا کیا گیا۔ دو تربیتی اجلاس ہوئے۔ جنمیں تربیتی موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے ایک عہدیدار کی آمد پر انہیں پارٹی دی گئی۔ مغربی پاکستان کے شمالی پہاڑوں پر ایک کامیاب پکنک منائی گئی۔ مورخہ ۳۰ اگست کو پہلا یکروزہ سالانہ اجتماع منعقد کیا گیا۔ جس میں مختلف قسم کے علمی اور ورزشی مقابلے ہوئے۔

### راہوالی

تحریک جدید کے چندوں کی بھرتی کے لئے خاص کوشش کی گئی۔ جلسہ تحریک جدید منعقد کیا گیا۔ جو لوگ اس جلسہ میں شریک نہیں ہوئے۔ انہیں گھروں پر مل کر ادائیگی کی تحریک کی گئی۔ سالانہ اجتماع کے ورزشی مقابلوں میں شمولیت کے لئے فٹ بال۔ والی بال اور کبڈی کی مشقیں شروع کر دی گئی ہیں۔ ۲۱ خدام باقاعدگی سے قرآن کریم ناظرہ پڑھتے رہے۔ یوم حسن بیان و انصار سلطان القلم کے دو اجلاس ہوئے جو میں غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ دس نئی کتب لائبریری میں داخل کی گئیں۔ حلقہ جات میں لائبریری اور دارالمطالعہ کا انتظام ہے عرصہ زیر رپورٹ میں قریباً دو ہزار احباب نے ان سے استفادہ کیا۔ ایک حلقہ میں تعلیم ناخواندگان کا بھی انتظام ہے۔ اسی طرح درس جاری ہیں۔ اس عرصہ میں تربیتی اجلاس مختلف حلقوں میں ہوئے۔ ۳۴ افراد زیر تربیت ہیں۔ ۱۵ دوستوں کو بذریعہ خطوط بعض مسائل بتائے گئے۔ ۳۰۰ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ ایک دوست داخل سلسلہ ہوئے دو معزز غیر از جماعت احباب کو چائے پر بلا کر تبادلہ خیالات کیا گیا۔ عیسائیوں کے ایک وفد سے ملاقات کی گئی۔ اطفال کے ۲۳ اجلاس ہوئے اطفال کی تربیت کے لئے ایک معلم مقرر ہے۔ رسالہ تشحیذ کے ۵۴ پرچے خریدے جاتے ہیں۔ ایک حلقہ میں شارٹ ہینڈ کلاس جاری کی گئی دو بار دارالذکر میں اجتماعی وقار عمل ہوئے پانچ گھنٹے تک کام کیا گیا۔ مساجد اور دارالمطالعہ کی صفائی کی جاتی رہی۔ سترہ قریب المرگ مریضوں کی عیادت کی۔ ایک سو کے قریب مریضوں کو مفت دوا دلوائی گئی۔ دو گم شدہ بچوں کو ان کے والدین تک پہنچایا گیا۔ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ۱۷۱ پارچات جمع کئے گئے۔

### موسے والا ضلع سیالکوٹ

ایک شکستہ سڑک پر وقار عمل منا کر اسے درست کیا گیا۔ یوم تحریک جدید منایا گیا۔ اکثر خدام نے اس میں حصہ لیا۔ بعض کے گھروں میں جا کر وعدے لکھوائے گئے ہیں۔ م

### درخواست دعا

میری ہمشیرہ امۃ الحی انتڑیوں کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ گنگا رام ہسپتال میں اپریشن ہوا تھا۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری حبیب الرحمٰن سمن آباد لاہور)

# اعلانات نکاح

میرے چھوٹے بھائی ملک محمد اصغر صاحب ولد ملک محمد افضل صاحب ساکن گوجرانوالہ کا نکاح مسماۃ جمیلہ خانم صاحبہ بنت ملک عبدالعزیز صاحب سکنہ گجرات کے ہمراہ بعوض ایک ہزار (۱۰۰۰/-) حق مہر مکرم چوہدری محمد شریف صاحب انسپکٹر بیت المال نے گجرات میں مورخہ ۲۷ ۹/۵۹ بروز اتوار کو پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

ملک محمد اکرم ولد ملک محمد افضل صاحب محاسب جماعت احمدیہ شہر گوجرانوالہ

۲۔ میرے دوست محترم ماسٹر ملک دوست محمد صاحب ولد مکرم محترم ملک ولی داد صاحب کا نکاح مسماۃ شمیم اختر النساء بیگم صاحبہ بنت مکرم ماسٹر راجہ زین العابدین صاحب۔ سکنہ مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا کے ہمراہ بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر کے مکرم مولوی قمرالدین صاحب فاضل نے مورخہ ۲۷ ۹/۵۹ بروز اتوار بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت کرے۔

(راقم شمشیر خان کارکن دفتر اصلاح و ارشاد ربوہ)

## ولادت

میرے برادر نسبتی مکرم شیخ محمد خورشید صاحب ہیڈ سٹینو ریلوے ملتان چھاؤنی کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی عطا کی ہے۔ نومولودہ شیخ اللہ داد صاحب مرحوم کی پوتی اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب کپورتھلوی ریٹائرڈ نائب تحصیلدار حال ٹاندلیانوالہ کی نواسی ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔

(عبد الوہاب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی)



### کنری ضلع تھرپارکر

خدام کی تعداد ۷۶ ہے۔ یوم استقلال منایا گیا خدام نے کبڈی کا کھیل دکھایا۔ معززین کو بھی مدعو کیا گیا۔ بعد میں مربی صاحب نے تقریر فرمائی۔ دس خدام قرآن کریم ناظرہ باقاعدگی سے پڑھ رہے ہیں قرآن کریم باترجمہ پڑھانے کی کلاس عشاء کے بعد لگتی ہے۔ ایک نشیبی جگہ میں جمع شدہ پانی فیکٹری کے پمپ سے دو دن میں نکالا گیا۔ جس سے لوگوں نے مچھر اور گند وغیرہ سے نجات حاصل کی۔ ایک غریب بھائی کی بچی کی فوتیدگی پر خدام نے ہی تجہیز و تکفین کا انتظام کیا۔ اور خدام نے خود ہی قبر کھود کر عین برستی بارش میں ایک میل دور قبرستان لے جا کر اسے دفن کیا۔ ایک بزرگ کی وفات پر خدام کیچڑ دار پانی میں سے گذر کر جنازہ قبرستان تک لے گئے۔ ایک احمدی غیر از جماعت شخص کی وفات پر میرپور ہسپتال سے خدام اس کا جنازہ کنری لائے لائبریری قائم ہے۔ مگر ابھی نامکمل ہے۔ ۷۰ روپے کی مزید کتب منگوائی گئی ہیں۔ برکات خلافت کے موضوع پر ایک تقریری مقابلہ کرایا گیا۔ تقریباً ۵۵ افراد کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ ہفتہ تحریک جدید منایا گیا۔ وفد کے ذریعہ وصولی کی کوشش کی گئی تحریک جدید کے دوسرے مطالبات پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ ۹۲/۸/- روپے چندہ تحریک جدید اور ۱۹/- روپے چندہ وقف جدید وصول کیا۔ دو حلقوں میں نماز فجر کے بعد تفسیر صغیر کا درس ہوتا ہے۔ ایک حلقہ میں بعد نماز مغرب ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنائے گئے۔ اور مختلف قسم کے تربیتی لیکچر دیئے گئے۔ مجلس اطفال قائم ہے۔ اطفال کو نماز سے متعلق مختلف مسائل سمجھائے گئے۔

### لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

پڑتا ہے۔ کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کلمہ گو کو خارج از اسلام قرار دیا ہے تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ایمان کے بعض مدارج سے یہ شخص محروم ہے۔ اور جب کسی شخص کو ملت اسلامیہ میں داخل قرار دیا ہے تو اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اُس کے اندر ایمان کے تمام مدارج کامل طور پر پائے جاتے ہیں۔ بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ اسلامک باڈی پولیٹکس کا ممبر ہو گیا ہے۔ اور اگر ہم نے کسی شخص کو مومن یا کافر کہا ہے۔ تو انہی معنوں کی رو سے کہا ہے۔

# ربوہ کے جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان جلسہ کی مختصر روئداد

(بقیہ صفحہ اول)

کے حضور خراج عقیدت پیش کیا اُدھر سامعین کا جن سے مسجد پوری طرح بھری ہوئی تھی یہ عالم تھا کہ سب کمال درجہ محبت و عقیدت کے ساتھ سیرۃ طیبہ کے اذکار مقدس سننے میں ہمہ تن مصروف تھے اور بار بار مسجد کی فضاء درود کی خوش آئند اور دھیمی آوازوں سے گونج اٹھتی تھی۔ بہت سے بچوں اور احباب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا پر معارف کلام خوش الحانی سے پڑھ کر ایک سماں باندھ دیا۔ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ جلسہ سیرۃ طیبہ کے اذکار مقدس اور تلقین عمل کے لحاظ سے جذب و تاثیر کی ایک خاص شان کا حامل تھا

جلسہ میں تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم حافظ فتح محمد صاحب نے کی عزیز محمد یٰسین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم سے

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے ایک ایمان افزا تقریر کی۔ سعدہ غانا مغربی افریقہ کے مکرم عبدالوہاب بن آدم نے اردو زبان میں تقریر کرتے ہوئے غلاموں کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سلوک اور غلامی کے استیصال کے لئے آپ کے پر حکمت طریق عمل پر روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے قرآن کریم کی رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ پر ایک نہایت جامع اور روح پرور تقریر میں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا مظہر اتم صفات الٰہیہ ہونا ثابت کیا۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلےٰ ثانی نے دشمنوں کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بے نظیر حسن سلوک پر ایک پر جوش تقریر فرمائی اور آنحضور کی حیات طیبہ کے متعدد واقعات پیش کر کے ثابت کیا کہ تاریخ عالم حسن و احسان اور عفو و کرم کی ایسی مثالیں پیش کرنے سے قاصر ہے۔ مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دنیا پر دائمی احسانات پر ایک مبسوط تقریر کی۔ مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر نے ایک پر اثر تقریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اعلےٰ روحانی مقام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پر معارف تحریرات کی روشنی میں واضح کیا اور آنحضور کے بلند مقام کے ضمن میں جس کی صحیح کیفیت کو پہنچنا بھی کسی کے بس میں نہیں، آنحضور کی سیرۃ کے وہ پہلو پیش کئے جن سے آپ کے انتہائی ارفع مقام اور بلند شان کی ایک حد تک عکاسی ہوتی ہے۔

دوران جلسہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پر معارف فارسی نظم اور عزیز ریاض احمد نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک اردو نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ نیز مکرم مجیب الرحمٰن صاحب درد۔ مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ اور مکرم قریشی محمد اسلم صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں علی الترتیب حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ، مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلےٰ ثانی اور مکرم مولوی ظفر اسلام صاحب کی نظمیں خوش الحانی سے پڑھیں۔

آخر میں صدر جلسہ محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں امن کی پائیدار اور مستقل بنیاد استوار ہونے پر ایک نہایت پر مغز تقریر کی۔ اور اس بارہ میں آنحضور کے پیش کردہ اسوہ حسنہ پر روشنی ڈالی کر اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ بالخصوص ہمارا ملک حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ مبارک سے فائدہ اٹھا کر باقی دنیا کے سامنے مثال قائم کر سکتا ہے

تقریر کے آخر میں محترم شاہ صاحب موصوف نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت یابی اور درازی عمر کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھنے کی پر زور تحریک فرمائی۔ بعد ازاں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ ساڑھے گیارہ بجے اختتام پذیر ہوا ؛

## ولادت

عزیزم عبدالرشید صاحب ارشد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ شکارپور کو خدا تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین

حافظ مبین الحق شمس سنٹرل سرکل پاک پی ڈبلیو، ڈی۔ راولپنڈی

# روسی سائنسدانوں نے چاند کی طرف ایک اور راکٹ چھوڑ دیا

## مصنوعی سیارہ چاند کے گرد چکر کاٹ کر پھر زمین کے قریب آجائیگا

ماسکو ۵ اکتوبر کل روسی سائنس دانوں اور انجینئروں نے ایک اور مصنوعی سیارہ چاند کی جانب پھینکا۔ جو بعد کے سرکاری اعلان کے مطابق اپنے صحیح راستے پر جا رہا ہے۔ اور روسی سائنسدانوں اور انجینئروں کو سیارہ چھوڑنے میں بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس مصنوعی سیارے کو دو سیاروں کے درمیان خودکار سٹیشن کا نام دیا گیا ہے۔

سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ یہ سیارہ چاند کے قریب جاکر اپنے مدار پر پہنچ جائیگا۔ اور چاند کی سطح سے چھ ہزار میل دور رہ کر اس کے گرد ایک ایک چکر لگائے گا۔ یہ سیارہ چاروں طرف سے چاند کی سطح کی تصویریں لے گا۔ اس کے علاوہ چاند سے تعلق رکھنے والی بہت سی ضروری معلومات بھی حاصل کرے گا۔ اس کے بعد وہ پھر زمین کی طرف واپس آجائے گا۔ اور اپنے مدار سے زمین کے گرد گھومنا شروع کر دے گا۔ جو یورپ، ایشیا، افریقہ اور آسٹریلیا سے بخوبی دیکھا جا سکیگا۔ ماسکو ریڈیو کے اعلان کے مطابق کل تیسرے پہر یہ خودکار سٹیشن بحر ہند سے گزرا اس وقت وہ زمین سے ساٹھ ہزار پانچ سو فٹ بلند تھا۔ اس خودکار سٹیشن میں دو ریڈیو ٹرانسمیٹر لگے ہوئے ہیں۔ جو شمسی بیٹریوں اور بعض دوسری کیمیائی چیزوں سے کام لے کر چوبیس گھنٹے میں قریباً چار گھنٹے تک زمین کے لئے معلومات نشر کرتے ہیں۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ مسلسل طور پر معلومات نشر کریں۔ ماسکو ریڈیو کے اعلان کے مطابق ماسکو کی رصدگاہ میں اس کا پہلا سگنل ریکارڈ کر لیا گیا ہے اس خودکار سٹیشن کا وزن چھ سو پونڈ ہے اسے ایک لمبے راکٹ کے نچلے حصے میں نصب کیا گیا تھا جس کے ذریعے اسے خلا میں چھوڑا گیا۔ لیکن جب یہ سٹیشن اپنے صحیح راستے پر پہنچ گیا تو راکٹ سٹیشن سے خود بخود الگ ہو گیا۔ روسی سائنس دانوں نے اس سٹیشن سے بہت سی امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ چونکہ یہ سٹیشن چاند کے گرد گھوم پھر کر معلومات حاصل کریگا۔ لہٰذا اس کے فراہم کردہ اعداد و شمار بے حد قیمتی اور ٹھوس ہوں گے۔ اور ایسی معلومات حاصل ہوں گی جو بنی نوع انسان کا تعاون بڑھانے میں کام آئیں گی۔ آج روسی سائنسدانوں نے جو مصنوعی سیارہ چاند کی جانب پھینکا ہے وہ اپنی قسم کا تیسرا سیارہ ہے۔



درخواست دُعا:۔ خاکسار نیز چار دن سے نزلہ، زکام و بخار میں مبتلا ہے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرما دے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین
دعاء اللہ گیانی دفتر الفضل ربوہ